گلاب سنگھ نے کشتواڑ کے وزیر کو بغاوت پر آمادہ کر کے کشتواڑ پر قبضہ جمالیا۔ 1822ء میں گلاب سنگھ کو جموں کا راجہ بنایا گیا۔ یوں پنجاب کی سکھ خالصہ حکومت کی سرپرستی میں جموں میں ڈوگرہ راج قائم ہوگیا۔

گلاب سنگھ کی دوربین نگاہوں نے دیکھ لیا تھا کہ انگریز مہاراجہ رنجیت سنگھ کی وفات کے بعد خالصہ سلطنت کو قائم رکھنا نہیں چاہتے، پس خالصہ حکومتیں زیادہ عرصہ تک زندہ نہیں رہ سکتیں۔ چنانچہ گلاب سنگھ نے اپنے لیے ایک مضبوط ڈوگرہ حکومت کی داغ بیل ڈالنے کا منصوبہ بنایا۔ گلاب سنگھ کو تبت کے پہاڑوں میں سونے چاندی سے مالا مال علاقے تھوک جالونگ، تھوک دار وکپہ اور نارسکورسم پر قبضہ جمانے کی خواہش پیدا ہوئی، ان علاقوں پر قابض ہونے کے لیے انہوں نے جموں کے گردونواح میں قائم تمام چھوٹی چھوٹی سلطنتوں پر یلغار کردی۔ ان ریاستوں پر قبضہ کرنے کے بعد 1833ء میں اپنے منظورِ نظر جرنیل زورآور سنگھ کی قیادت میں حملہ آور ہوکر سورو، کرگل، دراس اور زانسکر کے علاقوں کی تسخیر کرلی۔ آغاز بہار 1834ء تک وہ لداخ کو فتح کر چکا تھا۔

بادشاہ لداخ رگیالفوٹنڈوپ نمگیل نے باجگزار بن کر رہنا قبول کیا۔ زورآور سنگھ نے بادشاہ کو اپنی سلطنت کی گدی پر برقرار رکھ کر واپس جموں کی راہ لی۔ وزیر ابھی زانسکر میں خیمہ زن ہوا ہی تھا کہ رگیالفو کی بغاوت کا علم ہوا۔ چنانچہ وہیں سے لداخ کی جانب پیش قدمی شروع کی۔ لداخ پہنچ کر رگیالفو کو گدی سے ہٹا کر حکومت موروپ ستزن کو سونپ دی، جنہوں نے پچاس ہزار روپے نقد اور اس کے برابر جواہرات بطور تاوان جنگ ادا کیے۔ پوریک اور لداخ کی تسخیر کے ساتھ ہی جموں کی ڈوگرہ حکومت کی سرحدیں ایک طرف تبت اور دوسری طرف بلتستان کی سرحدوں سے آن ملیں۔

☆☆☆☆☆

حقیقی پہلوان:

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''پہلوان وہ نہیں جو دوسرے پر قابو پانے والا ہو بلکہ اصل پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر کنٹرول کرلے۔ (بخاری و مسلم)

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری شکلوں اور مالوں کی طرف نہیں دیکھتا، بلکہ تمہارے دل اور اعمال کو دیکھتا ہے۔ (متفق علیہ)

قسط: 2

افغانستان

عبدالرحیم روزی

330 ق م سکندر مقدونی نے اسے فتح کیا اور یہاں دو شہریں قندھار اور اسکندریہ (ہراۃ) آباد کیے۔ پھر یہاں یونانیوں کی حکمرانی 200 سال تک رہی۔ ان کے نکل جانے کے بعد سرعت کے ساتھ بدھ مت پھیلا۔

643 م فاتح عجم امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد میمون میں سب سے پہلے ہرات شہر حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کی قیادت میں فتح ہوا۔

پھر یہ عظیم سالار بلخ (مزار شریف) پر غالب آیا۔ فارس کے آخری تاجدار یزدجرد بن شہریار بن کسری کا تعاقب کرتے ہوئے دریائے جیحون (آمو) عبور کیا۔ بدھ مت اور زرتشتی کی جگہ اسلام نے لے لی۔ موصوف نے اس کے بعد نیشاپور سے طخارستان تک کا علاقہ فتح کیا۔

645 م (23ھ) شہید محراب عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے آخری سال خراسان کا صوبہ سجستان (قندھار، زرنگ وغیرہ) حضرت عاصم بن عمرو تمیمی رضی اللہ عنہ کی قیادت میں صلح سے فتح ہوا۔ (الفاروق۔ سعید احمد اکبر آبادی: سیرۃ حضرت عثمان ذی النورین)

652 م (30ھ) خلیفہ راشد عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں عراق عجم میں بغاوت کی لہر اٹھی۔ جس کی لپیٹ میں سجستان (سیستان) بھی آ گیا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عامر کے حکم سے ان کے چچیرے بھائی عبدالرحمٰن بن سمرہ نے اسے دوبارہ فتح کیا۔ (حضرت عثمان ذی النورین)

661 م (41ھ) امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن عامر کو بصرہ کا والی مقرر کیا۔ انہوں نے قیس بن الہیثم السلمی کو خراسان کا عامل بنایا۔ قیس نے صلح شکنی کرنے والے علاقوں بلخ، بدغیش یا بادغیس اور بوشنگ کے خلاف چڑھائی کی۔ انہوں نے بلخ فتح کر کے اس کے گرجا گھر نور بہارھا کو مسمار کیا۔ شہریوں نے صلح کی۔ (مذکرہ فی التاریخ الإسلامی :/۱۱، ترتیب ڈاکٹر عبدہ یاسین الجامعۃ الاسلامیۃ مدینہ منورہ)

663 م والی بصرہ عبداللہ بن عامر کے حکم پر سپہ سالار عبدالرحمٰن بن سمرہ عہد شکنی کرنے والے کچھ اور شہروں کابل، سیستان اور زابلستان (غزنہ) کی سرکوبی کے لیے آیا۔ اور فتح و نصرت کی اطلاع کے ساتھ مال غنیمت کا پانچواں حصہ عبداللہ بن عامر کے پاس بھیج دیا۔ اسی موقع پر شاہ کابل عرج گرفتار ہوا اور بعد میں مسلمان ہو گیا۔ (عثمان ذی النورین، سیستان اور کابل کی فتح)